قرآن کریم

یاد کرنے کے طریقے

اور

متشابہات القرآن کی علامات

مرتب

محمد طلحہ بلال احمد منیار

عفی عنہ

حفاظ کا پروگرام۔ مسجد انوار۔ نشاط سوسائٹی

سنیچر ۱۲/ مئی ۲۰۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو اپنے آخری نبی خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی، اور زمانہء نزول سے تا قیامت اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا، جیسا کہ باری تعالی کا ارشاد ہے: (إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ) یعنی بلا شبہ ہم نے ہی قرآن کریم اتارا، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہ خصوصیت آسمانی کتابوں میں صرف قرآن مجید کو حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ لیا، اس کی حفاظت کی منجملہ شکلوں میں ایک شکل یہ ہوئی کہ اللہ تعالی نے ہر زمانہ میں ہزاروں لاکھوں افراد کو قرآن مجید کے الفاظ وکلمات کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کی سعادت بخشی ، بلکہ بعض مفسرین نے یہاںتک کہا کہ (وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ) میں خود حفاظ قرآن کی حفاظت اور ان کی بقاء بھی مراد ہے۔

یسر الحفظ:

سینوں میں محفوظ ہونے کا تعلق قرآن مجید کی ایک اور خصوصیت سے ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس کے یاد کرنے کو آسان کردیا، ارشاد باری ہے (وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ) مفسرین نے (لِلذِّكْرِ) کے متعدد معانی ذکر کئے ہیں، ان میں ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے اس کے یاد کرنے کو آسان کردیا۔

سرعۃ النسیان:

لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا یاد کرنا جتنا آسان ہے، اتنا ہی اس کا سینوں سے نکل جانا اور بھول جانا بھی مشکل نہیں، ایک حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :(تعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا) وفی روایۃ (فإنه أشدُّ تَفَصِّيًا من صُدُورِ الرجال مِنَ النَّعَم مِن عُقُلها) یعنی قرآن کریم کی نگرانی کرتے رہو، کیونکہ وہ سینوں سے نکلنے میں بنسبت اونٹوں کے اپنی رسیوں سے زیادہ جلدی نکل جانے والا ہے۔

نسیان فطری ہے

انسان کا کسی بات کو بھول جانا ایک طبعی اور فطری امر ہے، جو اس کی سرشت وفطرت میں موجود ہے، الانسان مرکب من النسیان کا مطلب یہی ہے، اور کہا گیا: اول ناس اول الناس، سب سے پہلا بھول جانے والا انسان سب سے پہلا انسان ہے، یعنی حضرت آدم علیہ السلام، تو انسان پر نسیان طاری ہونا غیر اختیاری امر ہے، اس لئے شریعت نے اس کو گناہ شمار نہیں کیا، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے (إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ) یعنی میری امت سے چوک جانے اور بھول جانے کا گناہ معاف کر دیا گیا۔

لیکن دنیا دار الاسباب ہے، انسان اگر ایسے اسباب اختیار کر سکتا ہو جس سے وہ خطا و نسیان سے بچ سکتا ہو، جیسے قرآن پاک کے حق میں اس کا دور کرنا ہے، جس کی طرف حدیث مذکور میں (تَعَاهَدُوا) کا لفظ مشیر ہے، پھر سبب اگر اختیار نہ کرے، غفلت اور سستی سے کام لے، تو نسیان پر پکڑ ہوگی مؤاخذہ ہوگا، اور قرآن کریم کے یاد کرنے کے بعد بھلا دینے کو تو سخت ترین گناہ شمار کیا گیا، ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ: مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے، چنانچہ میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ کسی نے کوئی سورت یا آیت یاد کرنے کے بعد بھلا دی ہو، تو اس مؤاخذہ سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے، وہ ہے دور کر کے دوبارہ حفظ کو پختہ کرنا۔

مشکلات الحفاظ:

حفاظ کرام کو حفظ کے سلسلہ میں جو مشکلات پیش آتی ہیں، ان میں دو باتیں اہم ہیں؛ ایک تو جیسا کہ عرض کیا گیا نسیان القرآن ہے، یعنی یاد کیا ہوا بھول جانا، اور دوسری بات: متشابہات القرآن، یعنی وہ آیات تامہ یا اجزاء آیات جو ایک سے زائد بار قرآن کریم میں دہرائے گئے، الفاظ کے اتفاق کے ساتھ یا قدرے اختلاف کے ساتھ، جن میں حفاظ کو مشابہت لگ کر غلطی جانے کا امکان ہے۔

آج کی ہماری اس مجلس کا موضوع بحث بھی یہی دو باتیں ہیں، میں کوشش کروں گا کہ اس کے متعلق آپ حضرات کے سامنے چند مفید باتیں آجائیں، جو مشکلات حل کرنے میں معین ومددگار ہوں۔

پہلی بات: نسیان القرآن

یاد کیا ہوا بھول جانا یہ بہت سے حفاظ کے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے، اس کی متعدد وجوہات ہیں جن کا سمجھ لینا حفاظ قرآن کے لئے بہت ضروری ہے، تاکہ ان کی محنت ضائع نہ ہو، حدیث بالا میں ایک اہم وجہ کی طرف اشارہ کیا گیا، اور وہ ہے اس کے دور کی نگرانی کرنے کی طرف سے غفلت برتنا۔

نسیان کے سمجھنے کے لئے نفس حفظ کو سمجھنا ضروری ہے، کہ حفظ کیا ہے؟ اور حفظ کا کام کیسے ہوتا ہے؟ اور اس میں کہاں کہاں ہم سے کوتاہی واقع ہوتی ہے؟ جس کی بناء پر ہمارا حفظ متاثر ہوتا ہے، پختہ نہیں ہوتا، دیر پا نہیں رہتا۔ تو آیئے اس پر تھوڑی تفصیلی گفتگو کریں۔

ماہرین تعلیم کہتے ہیں کہ: یاد کرنے کی چیز اگر از قبیل الفاظ وکلمات ہو، جیسا کہ قرآن کریم کا معاملہ ہے، تو اس کے حفظ کرنے کا کام چار مرحلوں میں پورا ہوتا ہے، یا یوں کہئے کہ ان کا یاد کرنا چار کاموں کا مجموعہ ہے: تسجیل، تثبیت، تخزین، استرجاع۔ یہ چار کام ان کے اصول وضوابط کے مطابق اگر انجام دئے جائیں، تو حفظ پختہ ہوگا، دیر پا ہوگا، اور بھول جانے کی دشواریوں سے حدالامکان محفوظ ہوگا۔

اللہ تعالی نے انسانی دماغ میں تیس سے زائد طاقتیں وصلاحیتیں ودیعت فرمائی ہیں، مثلا: تعرف پہچاننا، تنبہ چوکنا ہونا، تصور صورت وشکل خیال میں لانا، ترکیب جوڑنا، تصنیف ترتیب دینا، تحلیل تجزیہ کرنا، تعلیل وجہ معلوم کرنا، تخمین اندازہ لگانا، مقارنہ کمپیر کرنا، فہم سمجھنا، استنتاج نتیجہ نکالنا، قرار ایک پختہ رائے طے کرنا، حکم فیصلہ صادر کرنا، تحدث بولنا،۔۔۔الخ ان صلاحیتوں میں ایک ہے (حفظ) یاد کرنا۔

پھر ہر انسان کا ذہن اور حافظہ قوت کے اعتبار سے اور نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کسی کا حافظہ سمعیہ ہوتا ہے یعنی سن کر جلدی یاد کرلیتا ہے، کسی کا بصریہ ہوتا ہے، دیکھ کر جلدی یاد ہوتا ہے۔

تو حفظ سراسر ایک ذہنی دماغی کام ہے، ہم جب کوئی بھی چیز یاد کرتے ہیں تو وہ چیز ذہن تک ہمارے حواس کے ذریعہ پہنچتی ہے، الفاظ وکلمات، جملے اور تعابیر کے لئے حواس خمسہ میں سے خصوصی طور پر کان اور آنکھ مستعمل ہوتے ہیں، جب کان کے ذریعہ ہم کوئی بات سنتے ہیں، یا آنکھ سے دیکھتے ہیں، یا زبان سے بولتے ہیں یا پڑھتے ہیں، تو وہ بات

کاعکس ہمارے حافظہ (memory) کے ظاہری حصہ پر نوٹ ہو جاتا ہے، جیسے اسکرین پر لکھے ہوئے حروف نظر آتے ہیں، اس کو تسجیل بولتے ہیں، یہ حفظ کا پہلا مرحلہ (step) ہوتا ہے، اور اس مرحلہ کی باتیں ذہن سے بہت جلدی نکل جاتی ہیں۔ پھر اگر ہم اس بات کو کئی بار رٹ لیں دہرالیں، تو بات دوسرے مرحلہ (step) میں منتقل ہو جاتی ہے، مرحلہ تثبیت، یعنی پکی ہو جاتی ہے، حافظہ میں جم جاتی ہے، اس کا نقش پختہ ہو جاتا ہے، جیسے اسکرین پر ظاہر ہونے والی کتابت کو محفوظ کرلیں، save کرلیں، اس کے بعد اگر ہم وقتاً فوقتاً ان باتوں کا مذاکرہ کرتے رہیں، پابندی سے اس کا دور کرتے رہیں، تو وہ باتیں حافظہ (memory) میں مرحلہ تخزین میں پہنچ جاتی ہے، اسٹوک ہو جاتی ہے، اور اس کے مٹ جانے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔ یہ تین مرحلے محفوظات یعنی یاد کرنے کی باتوں کو ذہن کی طرف درآمد کرنے کے ہیں، اور چوتھا مرحلہ استرجاع اور استدعاء کہلاتا ہے، یعنی یاد کی ہوئی چیز کو برآمد کرنا، ظاہر کرنا، حافظہ سے باہر کی طرف لے آنا بول کر یا لکھ کر، یہ مرحلہ پچھلے مرحلوں پر اعتماد (depend) کرتا ہے، یعنی یاد کی ہوئی چیز جس مرحلہ میں ہوتی ہے اس کے اعتبار اس کا استرجاع (لوٹانا) مکمل یا ادھورا ہوتا ہے۔

حفظ کا پہلا کام: تسجیل

جب قرآن شریف لے کر ہم نیا سبق یاد کرنا شروع کرتے ہیں تو ہم حفظ کا پہلا کام (تسجیل) شروع کرتے ہیں، اس مرحلہ میں چند باتوں کا اگر لحاظ رکھیں، تو حفظ کا کام مضبوط ہوگا، اور جلدی بھول جانے کے اندیشہ سے محفوظ رہے گا:۔

(۱) تصحیح تلاوت: یہ بہت اہم ہے کہ ہم جو چیز یاد کریں اس کا تلفظ صحیح کرلیں، تاکہ اس کے پڑھنے میں کوئی زبر زیر وغیرہ کی غلطی باقی نہ رہ جائے، کیونکہ جو چیز ایک بار غلط یاد ہو جاتی ہے، تو اس کی تصحیح کے لئے الگ محنت کرنہ پڑتی ہے، اساتذہ بھی اس کو معمولی نہ سمجھیں، بعض اساتذہ نیا سبق صرف نشان لگا کر یاد کرنے کے لئے دے دیتے ہیں، یہ مناسب نہیں، بلکہ طالب علم کو ایک بار پڑھ کر سنادیں یا اس سے سن لیں تاکہ اغلاط کی طرف سے اطمئنان ہو جائے۔

(۲) ترکیز: یعنی پوری توجہ اور دھیان کے ساتھ یاد کرنا، ذہن کو دوسرے شواغل وصوارف سے خالی کر کر یاد کرنا، اگر ذہن کسی دوسرے کام میں مشغول ہو تو بے دھیانی اور غفلت کے ساتھ یاد کیا ہوا بہت جلدی ذہن سے غائب ہو جائے گا، اسی طرح اگر ذہن تھکا ہوا ہو یا کوئی اور بات اس کی توجہ میں خلل ڈالنی والی ہو جیسے خوف قلق تو

ذہن یاد کرنے کا کام اچھی طرح نہیں کر پائے گا، بعض اساتذہ جو ڈرا دھمکا کر یا مار پیٹ کر یاد کرواتے ہیں اس سے یاد کیا ہوا دیر تک محفوظ نہیں رہتا، عین امتحان کے وقت ہنگامی طور پر جو تیاریاں کی جاتی ہیں، امتحان کے بعد وہ ساری محنت کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔

(۳)صوت : جو چیز یاد کرنی ہو اس کو اونچی آواز میں پڑھنا چاہئے، تاکہ کان کے ذریعہ آواز حافظہ تک پہنچ جائے، بعض طلبہ قرآن شریف کو کھول کر تکتے رہتے ہیں، اور من من میں پڑھ کر یاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کو جلدی یاد بھی نہیں ہوتا، اور نہ یاد کیا ہوا پختگی پکڑتا ہے۔

اسی طرح پڑھنے کے ساتھ سبق دوسروں سے سننے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے، تاکہ سماعت وبصارت دونوں کا استعمال ہو کر حفظ کو تقویت ملے۔

(۴) تکرار کے دوران دیکھ کر پڑھنے اور تسمیع ذاتی میں توازن : کسی بھی چیز کے یاد کرنے کے لئے اس چیز کا رٹنا اور دہرانا گزیر ہے، اس کے بغیر یاد ہونا ممکن نہیں ہے، تو یاد کرنے کی چیز رٹتے ہوئے اپنے حافظہ کی نوعیت ملحوظ رکھنی چاہئے۔

اوپر عرض کیا گیا کہ ہر ایک کا حافظہ الگ الگ ہوتا ہے، کسی کا حافظہ سمعیہ ہوتا ہے یعنی سن کر جلدی یاد کرلیتا ہے، کسی کا بصریہ ہوتا ہے، دیکھ کر جلدی یاد کرلیتا ہے۔ ہر ایک اپنے بارے میں تجربہ کرکے معلوم کرسکتا ہے، لیکن عموما یہ دیکھا گیا کہ حفاظ تسمیع ذاتی (خود کو سنانے) کا تناسب زیادہ رکھتے ہیں، ایک دو بار دیکھ کر پڑھنے پر اکتفا کرکے منھ پر پڑھ کر یاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ تجربہ یہ کہتا ہے کہ دیکھ کر پڑھنے کی مقدار زیادہ رکھنی چاہئے، مثلا دس مرتبہ رٹنے کے دوران پانچ چھے مرتبہ دیکھ کر غور سے پڑھیں، تاکہ الفاظ کا عکس ذہن پر نقش ہو جائے، کیونکہ انسان کی آنکھ کیمرہ کا کام کرتی ہے، اور تین چار مرتبہ منھ پر دہرائیں، دیکھ کر پڑھنے کی مقدار میں اضافہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دیکھ پڑھنے کے دوران بھی آواز کان میں پڑتی رہتی ہے جس سے سماعت کو اس کا حصہ بھرپور ملتا ہے، جبکہ ایک دو بار دیکھ کر پڑھنے میں بصارت کا حصہ ناقص رہ جاتا ہے۔

(۵) ربط الآیات : حفاظ کے یہاں یاد کرنے کا جو معہود طریقہ ہے، وہ یہ ہے کہ وہ چھوٹی آیت کو پوری اور بڑی آیت کے ایک حصہ کو کئی بار دہراتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے یاد ہو جانے کا اطمینان ہو جاتا ہے، پھر دوسرے حصہ کا تکرار اسی طرح کرتے ہیں، یاد ہو جانے کے بعد پھر پہلے اور دوسرے حصہ کو ملا کر کئی بار پڑھتے ہیں، جس سے آیت کے اجزاء مربوط ہو جاتے ہیں، پھر ایک آیت کے اختتام پر دوسری آیت کو اسی طرح یاد کرتے ہیں۔

لیکن اس طریقہ میں ایک کمی یہ رہ جاتی ہے کہ پچھلے آیت کے آخری حصہ کو اگلی آیت کے ابتدائی حصہ سے ملا کر دہراتے نہیں ہیں، جس سے حفظ میں دو دشواریاں پیش آتی ہیں: ایک تو آیت پوری ہونے پر اگلی آیت یاد نہیں آتی، اور دوسری دشواری آیت کے آخری لفظ کا اعراب معلوم نہیں ہوتا جس کی وجہ تراویح وغیرہ میں بعض آیات ملانے میں گھبراہٹ ہوتی ہے۔

ان دونوں کا حل یہ ہے کہ یاد کرتے وقت جس طرح آیت کے مختلف حصوں کو ملا کر رٹا جاتا ہے، اسی طرح آیت کے آخری حصہ کو مابعد والی آیت کے ابتدائی حصہ کے ساتھ ملا کر بھی کئی بار دہرا لینا چاہئے۔

حفظ کا دوسرا کام: تثبیت

اہل تجربہ کہتے ہیں کہ : جو بھی نئی بات ہم سیکھتے ہیں یا یاد کرتے ہیں اس کے بھول جانے کی رفتار پہلے چوبیس گھنٹے میں تقریبا ۸۰ فیصد کے برابر ہوتی ہے، پھر دوسرے دن بھولنے کی رفتار میں کمی ہونی شروع ہوتی ہے، یہاں تک چند دنوں کے بعد ٹھیراؤ آتا ہے۔

اس قانون کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ نئے سبق کا دوسرے دن خوب تکرار ہو، تاکہ حفظ میں جماؤ پیدا ہو، ورنہ وہ بہت جلدی ذہن سے نکل جائے گا، یا اس کا عکس مضمحل ہو جائے گا۔

بہت سے طلبہ یہ شکایت کرتے ہیں کہ : ہم نے نیا سبق گذشتہ کل ہی یاد کیا ہے، لیکن دوسرے دن اس کا اکثر حصہ بھول گئے، اس کی وجہ یہی نسیان کا قانون ہے، اس لئے دوسرے دن یاد کی ہوئی چیز کا دور بہت اہتمام سے اور مقدار کثیر میں کرنا چاہئے، اسی سے وہ حافظہ میں جم کر پکا ہوتا ہے۔

تثبیت حفظ کے لئے بعض اہل علم پچاس مرتبہ یا اس سے زائد دہرانے کا مشورہ دیتے ہیں، اور سو مرتبہ ہو جائے تو نور علی نور۔ تین سو سے پانچسو مرتبہ دہرانے کے بھی قائلین ہیں۔

ہمارے یہاں حفظ کے درجات میں سبق پارہ سنانے کا جو طریقہ ہے، سات سبق یا اس سے زائد مقدار روزانہ سنانے کا معمول جو ہے، وہ تثبیت حفظ میں کچھ حد تک معاون ضرور ہے، لیکن ناکافی ہے، دن میں ایک بار سنانے سے پختگی نہیں ہوتی ہے، ہونا یہ چاہئے کہ طالب علم کو دوسرے دن پچھلے سبق کی ہر آیت کم از کم بیس پچیس مرتبہ دہرانے کا پابند بنایا جائے، اور چار پانچ مرتبہ اس سے سبق پکا سنا جائے۔ تو امید ہے کہ حد اطمینان تک اس کا وہ سبق حافظہ میں ثبت ہو جائے گا۔

حفظ کا تیسرا کام: تخزین

تخزین حفظ کا کام آموختہ سنانے سے اور پابندی سے یاد کی ہوئی باتوں کا مذاکرہ کرنے سے ہوتا ہے، اسی کو حدیث پاک میں (تعاہد القرآن) سے تعبیر کیا گیا، یعنی منظم طریقہ سے آموختہ پڑھنے اور سنانے کا معمول جاری رکھنا، دور جتنی کثرت سے اور بڑی مقدار میں کیا جائے گا، اتنا ہی حفظ پختہ ہوتا چلا جائے گا، بعض طلبہ آموختہ سنانے میں سستی کرتے ہیں اور جی چراتے ہیں، اور اس کی مقدار میں بھی کافی کمی کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا حفظ کچا ہی رہتا ہے، اور آموختہ تازہ کرنے کے لئے ہر وقت محنت کرنی پڑتی ہے، بغیر مراجعت کے وہ سنا نہیں پاتے۔

اہل تجربہ کا کہنا یہ ہے کہ: حافظ کو ایک پارہ پورا ہونے تک روزانہ پوری مقدار کا دور کرنا چاہئے، دو پارے سے پانچ پارے تک آدھے پارے سے کم آموختہ نہیں ہونا چاہئے، چھے سے دس تک پونا پارہ یومیہ، دس سے پندرہ تک ڈیڑھ پارہ، پندرہ سے بیس تک روزانہ دو پارے، اور اس کے اوپر ڈھائی پھر تین پارے تک روزانہ کا دور ہونا چاہئے، یعنی پوری مقدارِ محفوظہ کا دور کم از کم دس دن کے دوران مکمل ہو جانا چاہئے، یہ سب سے بہتر ترتیب ہے۔ حفظ کے ایام میں اس میں جتنی کمی ہو گی اتنا حفظ متاثر ہو گا۔

کثرت سے دور کرنے سے حفظ مرحلہ تخزین تک پہنچ کر اس میں جماؤ اور ٹھیراؤ پیدا ہو جاتا ہے، پھر بھولنے کی رفتار بہت دھیمی ہو جاتے ہے، اور ہر وقت تیاری کرنے کی اور سنانے سے پہلے دیکھنے کی زحمت نہیں کرنی پڑتی، مرحلہ تخزین سے محفوظہ بات کو واپس لانا اور ظاہر کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔

الغرض: حفظ کرنے کے بہت سارے طریقے ہیں، اس سلسلہ میں سب سے جامع اور مفید کتاب شیخ یحیی غوثانی کی کتاب ہے، جس کا عنوان (**کیف تحفظ القرآن الکریم**) ہے، اس کا اردو ترجمہ بھی حیدر آباد سے شائع ہو چکا ہے ،اس کتاب میں مصنف نے بیس سے زائد طریقے قرآن شریف یاد کرنے کے لکھے ہیں۔

پرانے کچے حفاظ کی خدمت میں

رہ گئی بات ان حفاظ کی جو ایک مرتبہ قرآن شریف یاد کرنے کے بعد اس کے دور کی طرف سے غفلت کرنے کے بنا یا اور کوئی وجہ سے اس کو بھول گئے ہیں، اور ان کا حفظ بہت کمزور ہو چکا ہے، یا نسیا منسیا ہو گیا، وہ اب رمضان المبارک میں محراب سنانے کے بھی قابل نہ رہے، ان حضرات کے لئے اپنے گمشدہ حفظ کو دوبارہ لوٹانے کے لئے بھی اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے، کہ وہ ہمت کر کے از سر نو یاد کرنا شروع کر دیں، اور اپنے آپ ایک کورے حافظ کی مانند قرار دیکر، ذہن سے ہر طرح کی مایوسی کے تصورات نکال دیں، اور یہ جان لیں کہ اس سلسلہ میں کوئی دعا وظیفہ کام نہیں دے گا، بلکہ حفظ کا کام تو اس کے طریقہ سے ہی ہو گا، لہذا ان کو مایوسی سے نکل کر ہمت وعزم مصمم سے کام لینا ہو گا، اور ایک منظم لائحہ عمل تیار کر کے اس کے مطابق بلا ناغہ کام کرنا ہو گا، کام شروع کریں گے تو آسانیاں پیدا ہوں گی، اور خدا کی مدد شامل حال ہو گی، اور یسرنا القرآن للذکر کا ظہور ہو گا۔

یہ بھی جان لینا چاہئے کہ ایک چیز ایک بار یاد ہو کر بھول جانے کے بعد، اس کو دوبارہ یاد کرنا بنسبت بالکل نئے حفظ کے آسان ہوتا ہے، پرانے حفظ کے نقوش نہایت ہلکے ہی سہی یادداشت میں کہیں محفوظ ہوتے ہیں، ان کی آبیاری کرنے سے دوبارہ وہ ہرے بھرے ہو جاتے ہیں، یہ بات مجرب ہے۔

الحمد للہ، بہت سے اس طرح کے حفاظ نے پختہ ارادہ کر کے ایک ترتیب بنائی، اور تھوڑا تھوڑا کام شروع کیا، تو دو تین سال میں وہ اپنے گمشدہ حفظ کو لوٹانے میں بڑی حد تک کامیاب ہو گئے۔ ان حضرات سے رجوع کر کے طریقہ

معلوم کرنے سے کام میں سہولت ہو گی، اور زندہ نمونہ دیکھ ہمت بھی بندھے گی، اللہ تعالی ان حفاظ کی مشکلات کو آسان فرمائے، ان کی مدد کرے، ان کی راہ کی رکاوٹوں کو دور فرما کر ان کے لئے حفظ پختہ کرنے کی سبیل ہموار فرمائے۔

آج کے اس پرو گرام کے واسطے سے مجھے امید ہے کہ ان پرانے حفاظ کو نیا حوصلہ ملے گا، اور وہ ہمت کر کے اپنی اپنی ترتیب دوبارہ یاد کرنے کی بنائیں گے، بہتر یہ ہے کہ یہ کام انفرادی طور پر کرنے کے بجائے، اجتماعی شکل میں ہو، یعنی ہر ایک اپنا کوئی ساتھی منتخب کر لے، جس کے ساتھ سننے سنانے کی ترتیب بنالے، آج کے پرو گرام کے مرتب کرنے والے ذمہ داران اگر ان کی کوئی مناسب ترتیب بنالیں تو کام منظم طریقہ سے ہو گا، اور اجتماعیت کی برکت سے آسان بھی ہو گا۔

دوسری بات: متشابہات القرآن

حفاظ کرام کو پیش آنے والی دوسری دشواری آیات متشابہات ہیں، ان سے مراد وہ آیات کاملہ یا اجزائے آیات جو قرآن کریم میں مکرر آئے، الفاظ کے اتفاق کے ساتھ ہوں، یا قدرے اختلاف کے ساتھ، جن میں تماثل کی وجہ سے تشابہ لگ کر غلطی ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔

متشابہات میں وجہ اختلاف کئی نوع کا ہوتا ہے، جیسے تقدیم تاخیر، کمی زیادتی، تبدیل الفاظ وصیغ، یا عموما جزء متماثل کے بعد اختلاف ہونا۔

قرآن کریم میں آیات متشابہات کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے، لیکن ہر حافظ کو ہر جگہ تشابہ نہیں لگتا۔

متشابہات میں غلطی اکثر کلمات اور جملوں میں تبدیلی کرنے سے، یا ایک موضع سے دوسرے موضع منتقل ہو جانے سے ہوتی ہے۔

علماء نے اس فن پر متعدد کتابیں مختلف طریقوں کی مرتب کی ہے، عاجز نے اپنی کتاب (اعانة الحفاظ علی ضبط الآیات المتشابهة فی الالفاظ) میں اکثر کتابوں کا مختصر یا مطول تعارف کرایا ہے، اور ان کتابوں کے طریقہ تصنیف اور منہج پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

ان کتابوں میں سب سے زیادہ فائدہ مند وہ کتابیں ہیں جن میں متشابہات کے ساتھ ان کے ضوابط (نشانیاں اور علامات) بھی ذکر کئے گئے ہوں، جیسے (رموز المتشابہات) قاری بندہ الٰہی صاحبؒ کی، (تحفۂ حفاظ) قاری رحیم بخش صاحبؒ کی، (الضَّبطُ بالتَّقعِيد) شیخ فواز حنین صاحب کی۔

یہ بات دھیان میں رہے کہ متشابہات کی نشانیاں صرف پختہ حفظ والوں کے کام آسکتی ہیں، کچے حفاظ کے لئے تو مزید الجھنوں کا باعث ہو سکتی ہیں، ان کے لئے تو حفظ کو پختہ کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔

یہاں پر چند ضوابط نشانی وعلامت کے طور پر ذکر کی جاتیں ہیں، جن کے ذریعہ متشابہات میں غلطی واقع ہونے سے بچا جاسکتا ہے، ہر نشانی کے ساتھ جو مثالیں قرآنی آیات کی مذکور ہیں ان کو کسی دوسرے طریقہ سے بھی منضبط کر سکتے

ہیں، ایک اور بات ہے کہ نشانیاں مذکورہ ضوابط میں منحصر نہیں ہے، بلکہ حافظ قرآن اپنے طور پر کوئی اور علامت مقرر کر سکتا ہے۔

(ا) ترتیب حروف تہجی

﴿ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡيٌ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُونَ ﴾[البقرہ/ ١٨]

﴿ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡيٌ فَهُمۡ لَا يَعۡقِلُونَ ﴾[البقرة/ ١٧١]

﴿ قَالُواْ بَلۡ نَتَّبِعُ مَآ أَلۡفَيۡنَا عَلَيۡهِ ءَابَآءَنَآۚ ﴾[البقرة/ ١٧٠]

﴿قَالُواْ بَلۡ نَتَّبِعُ مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ ءَابَآءَنَآۚ ﴾[لقمان/ ٢١]

﴿وَٱلۡفِتۡنَةُ أَشَدُّ مِنَ ٱلۡقَتۡلِۚ ﴾[البقرة/ ١٩١]

﴿ وَٱلۡفِتۡنَةُ أَكۡبَرُ مِنَ ٱلۡقَتۡلِۗ ﴾[البقرة/ ٢١٧]

﴿ لَّمۡ يَكُنِ ٱللَّهُ لِيَغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ سَبِيلَۢا ﴾[النساء/ ١٣٧]

﴿ لَمۡ يَكُنِ ٱللَّهُ لِيَغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ طَرِيقًا ﴾[النساء/ ١٦٨]

﴿ لَا جَرَمَ أَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ هُمُ ٱلۡأَخۡسَرُونَ ﴾[هود/ ٢٢]

﴿ لَا جَرَمَ أَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ ﴾[النحل/ ١٠٩]

﴿ فَأَصَابَهُمۡ سَيِّـَٔاتُ مَا عَمِلُواْ ﴾[النحل/ ٣٤]

﴿ فَأَصَابَهُمۡ سَيِّـَٔاتُ مَا كَسَبُواْۚ ﴾[الزمر/ ٥١]

﴿ وَٱلۡبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيۡرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابٗا وَخَيۡرٌ أَمَلٗا ﴾[الكهف/ ٤٦]

﴿ وَٱلۡبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيۡرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابٗا وَخَيۡرٞ مَّرَدًّا ﴾[مريم/ ٧٦]

❋❋ عموم متشابہات کی مثالیں ❋❋

﴿ أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَن تَدۡخُلُواْ ٱلۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَأۡتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوۡاْ ﴾[البقرة/ ٢١٤]

﴿ أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَن تَدۡخُلُواْ ٱلۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَعۡلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ ﴾ [آلعمران/ ١٤٢]

﴿ أَلَمۡ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبٗا مِّنَ ٱلۡكِتَٰبِ يُدۡعَوۡنَ إِلَىٰ كِتَٰبِ ٱللَّهِ ﴾[آل عمران/ ٢٣]

﴿ أَلَمۡ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبٗا مِّنَ ٱلۡكِتَٰبِ يَشۡتَرُونَ ٱلضَّلَٰلَةَ ﴾[النساء/ ٤٤]

﴿ أَلَمۡ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبٗا مِّنَ ٱلۡكِتَٰبِ يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡجِبۡتِ ﴾[النساء/ ٥١]

﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡاْ إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ رَأَيۡتَ ٱلۡمُنَٰفِقِينَ ﴾[النساء/ ٦١]

﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡاْ إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ قَالُواْ حَسۡبُنَا ﴾ [المائدة/ ١٠٤]

﴿ أَلَمۡ يَعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ يَقۡبَلُ ٱلتَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهِۦ وَيَأۡخُذُ ٱلصَّدَقَٰتِ ﴾[التوبة/ ١٠٤]

﴿ وَهُوَ ٱلَّذِي يَقۡبَلُ ٱلتَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهِۦ وَيَعۡفُواْ عَنِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ﴾[الشورى/ ٢٥]

﴿ حَتَّىٰٓ إِذَا رَأَوۡاْ مَا يُوعَدُونَ إِمَّا ٱلۡعَذَابَ ﴾[مريم/ ٧٥]

﴿ حَتَّىٰٓ إِذَا رَأَوۡاْ مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعۡلَمُونَ ﴾ [الجن/ ٢٤]

(۲) زیادتی لمبی (بڑی) سورت میں:

﴿ فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِۦ﴾ [البقرة/ ٢٣]

﴿ فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُواْ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم ﴾[يونس/ ٣٨]

﴿ وَقُلْنَا يَٰٓـَٔادَمُ ٱسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ ٱلْجَنَّةَ ﴾[البقرة/ ٣٥]

﴿ وَيَٰٓـَٔادَمُ ٱسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ ٱلْجَنَّةَ﴾[الأعراف/ ١٩]

﴿ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ ﴾[البقرة/ ٢٣٢]

﴿ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِۚ ﴾[الطلاق/ ٢]

﴿ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦۗ ﴾[آل عمران/ ١٢٦]

﴿ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِۦ قُلُوبُكُمْۚ ﴾[الأنفال/ ١٠]

﴿ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيلًا ﴾ [النساء/ ٢٢]

﴿ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا﴾[الإسراء/ ٣٢]

﴿ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴾[التوبة/ ٢٣]

﴿ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴾[الممتحنة/ ٩]

(۳) زیادتی بعد والی آیت میں:

﴿ مَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ﴾الشعراء:١٥٤ .

﴿ وَمَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ﴾ الشعراء:186 .

﴿ وَتَنْحِتُونَ ٱلْجِبَالَ بُيُوتًاۖ ﴾الأعراف:٧٤

﴿ وَتَنْحِتُونَ مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا ﴾الشعراء:١٤٩

﴿ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ﴾المائدة:١٧

﴿ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ﴾الفتح:١١ .

﴿وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْـًٔا ﴾التوبة:٣٩

﴿وَلَا تَضُرُّونَهُۥ شَيْـًٔا ﴾هود:٥٧ .

﴿ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ ٱلَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا ٱمْرَأَتَكَ ﴾هود:٨١

﴿ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ ٱلَّيْلِ وَٱتَّبِعْ أَدْبَٰرَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ ﴾الحجر:٦ .

(۴) سورت کے نام سے جوڑنا:

اس کو دو طریقے ہیں:

(ا) سورت کے نام کے پہلے حرف کی حرکت سے جوڑنا:

﴿ أَلَمْ يَعْلَمُوٓاْ أَنَّهُۥ مَن يُحَادِدِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَأَنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ ﴾[التوبة/٦٣].

﴿ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَإِنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ ﴾ [الجن/٢٣].

﴿ وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ ﴾[يوسف/٦].

﴿ لِّيَغْفِرَ لَكَ ٱللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ ﴾[الفتح/٢].

﴿ إِلَّا مَوْتَتَنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴾[الصافات/٥٩].

﴿ إِنْ هِىَ إِلَّا مَوْتَتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴾[الدخان/٣٥].

(2) سورت کے نام کے کسی حرف کے ساتھ:

﴿ لِيُحَآجُّوكُم بِهِۦ عِندَ رَبِّكُمْ ﴾[البقرة/ ٧٦].

﴿ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ﴾[آل عمران/٧٣] .

﴿ فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ﴾[النساء/43] .

﴿ فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ﴾[المائدة/٦]

﴿ وَرَبُّكَ ٱلْغَنِيُّ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ﴾[الأنعام/١٣٣].

﴿ وَرَبُّكَ ٱلْغَفُورُ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ﴾[الكهف/58].

﴿كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴾[الأعراف/١٠١].

﴿كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴾ [يونس/٧٤].

﴿ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى ٱلَّذِينَ فَسَقُوٓاْ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾ يونس:٣٣ .

﴿ وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ﴾غافر:٦ .

﴿ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴾الأنعام:١٢٢ .

﴿ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴾يونس:١٢ .

(۵) سورت کے آغاز سے جوڑنا:

﴿ إِنَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ يَهْدِى لِلَّتِى هِىَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴾[سُبحان الذي/٩].

﴿ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴾[الحمد لله/٢].

﴿ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴾[والصافات/٤٧] .

﴿ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴾[إذا وقعت/١٩].

(٦) آیت کے کسی لفظ کے ساتھ جوڑنا:

﴿ فَأَصْبَحُواْ فِى دِيَٰرِهِمْ جَٰثِمِينَ ﴾[هود/٩٤و٦٧].

﴿ فَأَصْبَحُواْ فِى دَارِهِمْ جَٰثِمِينَ ﴾[الأعراف/٧٨و91] .لفظ(الصيحة)کے ساتھ

﴿ وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا ﴾ [النحل/٦١]. (علی ظہرہا)نہیں ہے،دو وظاء جمع نہیں ہوں گے۔

﴿ وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُواْ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا ﴾ [فاطر/٤٥].(بظلمہم)نہیں ہے۔دو وظاء جمع نہیں ہوں گے یہ یاد رکھیں۔

﴿ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ﴾[النحل/٧٠].

﴿ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ﴾ [الحج/5].آیت میں (من) کا لفظ کئی بار آیا ہے :﴿ فَإِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ ...﴾

(۷) واو فاء سے پہلے:

﴿ ٱسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ ٱلْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ﴾البقرة:٣٥ .

﴿ وَيَـٰٓـَٔادَمُ ٱسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ ٱلْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا ﴾الأعراف:١٩ .

﴿ وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَىْءٍ فَمَتَـٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ﴾القصص:٦٠.

﴿ فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَىْءٍ فَمَتَـٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ﴾الشورى:٣٦

﴿ وَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَـٰمِلِينَ ﴾آل عمران:١٣٦.

﴿ فَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَـٰمِلِينَ ﴾الزمر:٧٤

﴿ وَقَالَ ٱلْكَـٰفِرُونَ هَـٰذَا سَـٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴾ص:٤ .

﴿ فَقَالَ ٱلْكَـٰفِرُونَ هَـٰذَا شَىْءٌ عَجِيبٌ ﴾ق:٢

﴿ وَتَقَطَّعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَٰجِعُونَ ﴾الأنبياء:٩٣.

﴿ فَتَقَطَّعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴾المؤمنون:٥٣

﴿ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴾الصافات:٢٧.

﴿ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴾الصافات:٥٠.

(۸) پارے کے نام سے جوڑنا:

اس نشانی کے موجد صاحب(رہبر متشابہات) مولانا محمد عیاض اشاعتی صاحب ہیں، جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا میں شعبہ تحفیظ کے مدرس ہیں:

أَوَ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (سیقول میں قاف،لایعقلون میں قاف)

أَوَ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (واذا سمعوا میں عین،لایعلمون میں عین)

قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ (تلک الرسل میں راء، قالت کے بعد راء)

قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ (قال الم میں ہمزہ، قالت کے بعد ہمزہ)

قُل يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عوَجًا (لن تنالوا میں تاء، آمن کے بعد تبغونہا میں تاء)

وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا (ولواننا)

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (لایحب اللہ میں یاء، لیفتدوا میں یاء)

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ (ومابرئ،ومالی دومرتبہ ہے)

لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (واذاسمعوا)

لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (يعتذرون میں تاء، انجیتنا میں تاء)

وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا (ومامن دابۃ میں نون، تضرونہ میں نون)

وَلَاتَضُرُّوهُ شَيْئًا (واعلموا)

(۹) مفردات القرآن:

اس سے مراد وہ آیات ہیں جو ایک جیسی ہوتی ہیں، لیکن ان میں ایک آیت ذرا الگ ہوتی ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعۡبُدُواْ رَبَّكُمُ ﴾[البقرة/٢١]، اس کے علاوہ : ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ﴾ ہے [النساء/١، والحج/١، ولقمان/٣٣].

﴿ مَا تُبۡدُونَ وَمَا كُنتُمۡ تَكۡتُمُونَ ﴾ [البقرة/33]، اس کے علاوہ بدون (كُنتُم) ہے : ﴿ مَا تُبۡدُونَ وَمَا تَكۡتُمُونَ ﴾ [المائدة/ ٩٩، والنور/ ٢٩].

﴿ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ ٱلۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنصَرُونَ ﴾ [البقرة/٨٦]، اس کے علاوہ: ﴿ وَلَا هُمۡ يُنظَرُونَ ﴾ ہے [البقرة/١٦٢، وآل عمران/٨٨، والنحل/٨٥].

﴿ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيۡرِ ٱللَّهِۖ ﴾ [البقرة/١٧٣]، اس کے علاوہ میں (به) مؤخر ہے : ﴿ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيۡرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ﴾ [المائدة/٣، والأنعام/١٤٥،والنحل/١١٥].

﴿ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّـَٔاتِكُمۡۗ ﴾ [البقرة/٢٧١]، اس کے علاوہ بدون ﴿مِن﴾ ہے [النساء/ ٣١، والمائدة/١٢، والأنفال/٢٩، والتحريم/٨] .

﴿ وَمَا يَفۡعَلُواْ مِنۡ خَيۡرٍ ﴾ [آل عمران/١١٥]، اس کے علاوہ تاء خطاب سے ہے : ﴿ وَمَا تَفۡعَلُواْ مِنۡ خَيۡرٍ ﴾ [البقرة/١٩٧و215،والنساء/١٢٧].

﴿ وَهُدًى وَمَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِينَ ﴾ [آل عمران/١٣٨]، اس کے علاوہ نصب سے ہے : ﴿ وَمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِينَ ﴾ [البقرة/٦٦، والمائدة/٤٦، والنور/٣٤].

﴿ وَذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ﴾ [النساء/١٣]، اس کے علاوہ : ﴿ ذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ﴾ بدون واو [المائدة/١١٩، والتوبة/٨٩ و١٠٠، والصف/١٢، والتغابن/٩].

﴿ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيۡكَۖ ﴾ [النساء/١٦٦] ہمزہ اور زاء پر زبر، اس کے علاوہ : ﴿ بِمَآ أُنزِلَ ﴾ ہر جگہ ہے.

﴿ قُلۡ سِيرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ ثُمَّ ٱنظُرُواْ ﴾ [الأنعام/11] بلفظ (ثم) ایک ہی مرتبہ ہے .

﴿ إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَـٔۡخِرُونَ سَاعَةً ﴾ [يونس/٤٩]، اس کے علاوہ : ﴿ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَأۡخِرُونَ سَاعَةً ﴾ [الأعراف/٣٤، والنحل/٦١].

﴿ فَأَلۡقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ ﴾ [الشعراء/٤٥]، اس کے علاوہ : ﴿ فَأَلۡقَىٰ عَصَاهُ ﴾ موسى مذکور نہیں [الأعراف/107 ، والشعراء/٣٢].

﴿ كُلٌّ يَجْرِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ﴾ [لقمان/ ٢٩]، اس کے علاوہ : ﴿ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّىۚ ﴾ [الرعد/٢، وفاطر/١٣، والزمر/5].

******

بعض مرتبہ دو تین آیات ایک طرح کی ہوتی ہیں،ان کے مقابلے میں دوسری آیات مختلف ہوتی ہیں:

﴿لَوْلَا نُزِّلَ ﴾ نون سے تین مرتبہ ہے [الأنعام/٣٧، والفرقان/٣٢، والزخرف/٣١]. اس کے علاوہ : ﴿ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ﴾ چھے جگہ ہے -

لهواً پہلے لعباً بعد [الأعراف/٥١، والعنكبوت/٦٤] میں صرف ہے ، اس کے علاوہ چار جگہ لعباً پہلے ہے [الأنعام/32 ، ومحمد/٣٦، والحديد/20].

﴿ أَءِذَا كُنَّا تُرَٰبًا ﴾ تین جگہ ہے : [الرعد/٥، والنمل/٦٧، وقٓ/٣]، اس کے علاوہ : ﴿ أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَٰمًا ﴾ ہے .

ان نشانیوں کے علاوہ اور بھی ہیں،ان میں بعض کا تعلق عربی زبان جاننے سے یا فہم معنی سے ہے، بعض حضرات نے متشابہات کو اشعار کے ذریعہ بھی منضبط کیا ہے،ایک مفید طریقہ یہ بھی ہے کے براہ راست قرآن شریف میں تشابہ کی جگہ کے بالمقابل حاشیہ میں اس کے متعلق تفصیلات درج کی جائیں،اسے (القرآن الکریم مع المتشابہات) کہاجاتاہے، قاری عبدالحلیم چشتی صاحبؒ نے ایک قرآن اس طرح مرتب کیاہے،اور فلاح دارین ترکیسر سے قاری مفید الاسلام صاحب نے بھی ایک قرآن کریم مع المتشابہات شائع کیاہے، متشابہات بآسانی معلوم کرنے کے لئے یہ طریقہ مناسب ومفید ہے۔

علی العموم متشابہات کے ضوابط علامات اور نشانیاں تو ایک وقتی علاج ہے، ورنہ اصل تو کثرت سے دور کرنا، سننے سنانے کی ترتیب بنانے ہی کو لازم پکڑ لیناچاہئے،اس کے بغیر حفاظ کے لئے کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔

ایک مشورہ اس سلسلہ میں یہ ہے کہ متشابہات القرآن پر مسابقات منعقد کئے جائیں،اور متشابہات کی ایک مقدار نصاب کے طور منتخب کر کے حفاظ کو یاد کرنے دے دی جائی،اسی میں سے ان کو سوالات پوچھے جائیں۔

اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ متشابہات کے فن کا تعارف ہوگا،اور حفاظ کو متشابہات کی اہمیت معلوم ہوگی،اس کے بارے میں وہ جان کاری حاصل کریں گے،اوراپنی مشکلات کے حلول ان کو معلوم ہو کر ان میں غلطی ہونے سے محفوظ رہیں گے۔